قیادت نہیں لاتی جو ظلم اور مفاد پرستی کے نظام کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں، اس وقت تک ملک و ملت بحرانوں کے اس طوفان اور ذلت اور تباہی کے اس غار سے نہیں نکل سکتی۔ لہٰذا مجلس شوریٰ قوم کو اس انقلابی اور تعمیری پروگرام کی طرف بلاتی ہے جس کے نتیجہ میں نظام اور قیادت دونوں تبدیل ہو سکیں، یہ ملک شریعتوں کی برکتوں سے مستفید ہو سکے اور پاکستان اپنی اصل منزل کی طرف گامزن ہو سکے۔

ہم اس اجتماع عام کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں تحریک، اس کے کارکن اور قیادت اور ان شاء اللہ پوری قوم اور خصوصیت سے اس کے تمام سوچنے سمجھنے والے عناصر کے درمیان یکسوئی پیدا ہو گی اور سب ایک نئے عزم اور امید کے ساتھ اپنے ملک کو اسلام کی شاہراہ پر قائم و مستحکم کرنے کی جدوجہد میں نئے انہماک اور جذبہ خدمت و جہاد سے سرگرم ہوں گے۔ آج ملک و ملت جن حالات میں گھرے ہوئے ہیں اور جو خطرات سروں پر منڈلا رہے ہیں، ان میں غفلت اور کاہلی سم قاتل ہیں۔ حالات کا مقابلہ صرف جدوجہد اور پیہم جدوجہد ہی سے ہو سکتا ہے۔

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اس کا ہے

آج وقت کا تقاضا ہے کہ تحریک اسلامی کے کارکن خود ہی متحرک نہ ہوں بلکہ پوری قوم کو متحرک کریں۔ یہ وقت گھروں میں بیٹھنے کا نہیں، باہر نکل کر اپنی دعوت اور اپنا پیغام گھر گھر پہنچانے اور ایک ایک فرد کو اپنا ہم نوا بنا کر جدوجہد میں شریک کرنے کا ہے۔ اس کے لیے تیاری کریں، لوگوں سے ملیں، ان کو مطمئن کریں اور اپنے ساتھ ملا کر پاکستان کو بچانے اور حقیقی معنی میں ایک اسلامی معاشرہ اور ریاست بنانے کے لیے سرگرم عمل ہو جائیں۔ ذاتی ملاقاتوں سے لے کر اجتماعی پروگراموں تک یہی مرکزی روح (theme) ہونا چاہیے۔ میڈیا اور بااثر طبقات کو خصوصی توجہ کا مرکز بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری آواز قوم کی آواز بن جائے۔ اپنی تنظیم کو بھی مضبوط کریں لیکن وقت کی اصل ضرورت دعوتی اور سیاسی کام کی ہے۔ یونین کونسل کی سطح پر تنظیم سازی کی فکر ہونی چاہیے جو تحریک کی ممبر سازی کا اصل ہدف ہے۔ ایسا تنظیمی ڈھانچا بنایئے اور ایسی سرگرمیوں کو اپنا محور بنایئے کہ لوگ متحرک ہو سکیں۔ قرآن کی تعلیم، خود انحصاری کی بنیاد پر مسائل کے حل کی کوشش، محلے اور علاقے کو ظلم، جرم اور بداخلاقی سے پاک کرنا، علاقے میں تعلیم اور ہنر سکھانے کے اداروں کا قیام جیسی سرگرمیوں کو فروغ دیں۔ ان سب کے ساتھ سیاسی تبدیلی اور زمام کار صحیح ہاتھوں میں پہنچانے کی جدوجہد میں لوگوں کو شریک کر کے اصلاح و انقلاب کی ایک قوت بن کر، ملک کو

ظالموں کے چنگل سے نکال کر اس کے صحیح خادموں کی امان میں دینا وقت کی ضرورت اور تحریک کا ہدف ہے۔ اس کام کو انجام دینے کے لیے سب سے زیادہ اللہ سے تعلق کو جوڑنے اور خود اپنے نفس کا مسلسل احتساب کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ سارا کام کسی دنیوی مفاد کی خاطر نہیں کر رہے۔ ہمارے سامنے صرف اللہ کی رضا اور اللہ کے بندوں کو ظلم اور عصیان کے تسلط سے نجات دلا کر' اللہ کی بندگی اور اللہ کے بندوں کی خدمت پر قائم نظام کی آغوش میں لانا ہے۔ یہ ساری جدوجہد اخلاقی اصولوں کی مکمل پاس داری' انسانوں کی ہمدردی' حق و انصاف اور اعتدال و توازن کے ساتھ انجام دینا ہے۔ اور اپنا اجر صرف اپنے رب سے حاصل کرنے کی آرزو کے ساتھ انجام دینا ہے۔ اس سے ہمارے کام میں برکت اور جدوجہد کو نصرت نصیب ہوگی۔

اس کام کو انجام دینے کے لیے یہ بات بھی سمجھنا بہت ضروری ہے کہ عالم اسباب میں ہماری کامیابی کا انحصار عوام کی بیداری' عوام کی تائید' عوامی دباؤ اور آخر کار ان کے انتخابی تعاون پر ہے۔ اس لیے ہر مرحلے پر اور ہر لمحہ ہماری کوشش تحریک کی عوامی اساس کو وسیع کرنے' عوام اور ان کے مقتدر طبقوں کو دعوت کے راستے شریک جدوجہد کرنے' ان کی تربیت اور ان کو اپنے میں سمو لینے کی کوشش ہی ہمارے پروگرام کی اصل اور روح ہے۔

یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اس ہدف کا صاف اظہار بانی تحریک نے ۱۹۴۲ کے دربھنگہ کے اجتماع کے موقع پر اپنی اختتامی تقریر میں کیا تھا۔ آج ۵۵ سال کے بعد ہمیں جائزہ لینا ہے کہ ہم اس ہدف سے کتنے قریب آئے ہیں اور ایک نئے عزم کے ساتھ اس ہدف کے حصول کے لیے تن' من' دھن کی بازی لگا دینی ہے۔

> یہ اعتراض بجا ہے کہ کثیر التعداد عوام کو اس نقشے کے مطابق بلند سیرت بنانے کے لیے مدت مدید درکار ہے۔ مگر ہم اپنے انقلابی پروگرام کو عوام کی اصلاح کے انتظار میں ملتوی کرنا نہیں چاہتے۔ ہمارے پیش نظر صرف یہ نقشہ ہے کہ عوام کی سربراہ کاری کے لیے ایک ایسی مختصر جماعت فراہم کر لی جائے جس کا ایک ایک فرد اپنے بلند کردار کی جاذبیت سے ایک ایک علاقے کے عوام کو سنبھال سکے۔ اس کی ذات عوام کا مرجع بن جائے اور کسی مصنوعی کوشش کے بغیر بالکل فطری طریقے سے عوام کی لیڈرشپ کا منصب اسے حاصل ہو جائے۔ مگر صرف مرجعیت سے بھی کام نہیں چل سکتا۔ اس سے کام لینے کے لیے دماغی صلاحیتیں بھی ہونی چاہییں۔ تاکہ ان مرکزی شخصیتوں کے ذریعے سے عوام کی قوتیں مجتمع اور منظم ہو کر اسلامی انقلاب کی راہ میں صرف ہوں"۔ (روداد جماعت اسلامی' حصہ اول' ص ۹۹)

اسی طرح ۱۹۴۶ میں دارالاسلام میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بانی تحریک نے فرمایا:

"پانچواں کام یہ سامنے ہے کہ رائے عام کو جذب کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر منظم کوشش کی

جائے۔۔۔ ضروری نہیں کہ عوام پورے کے پورے ہمارے رکن بن جائیں۔ ہمارے مدعا کے لیے یہ بھی کافی ہے کہ باشندگان ملک کی ایک کثیر تعداد حق کو حق مان لے، ہمارے مقصد کی صحت کی معترف ہو جائے اور ہمارا اخلاقی اثر اس پر قائم ہو جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آگے چل کر ہم جو قدم اٹھائیں گے اس میں عوام کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ ہوں گی"۔ (روداد جماعت اسلامی، حصہ دوم، ص ۳۵)

اس کے لیے جس حکیمانہ طریق کار کی تلقین جماعت کی قیادت نے کی تھی اس کی تذکیر کی بھی ضرورت ہے۔

"اپنی جماعت کے لٹریچر میں سے آسان آسان چیزیں سبقاً سبقاً پڑھائی جائیں اور اس دوران میں نہ صرف اپنے خیالات سے ان کے ذہن کو متاثر کیا جائے بلکہ ان کے ساتھ مساوات، ہمدردی، اخوت اور عالی ظرفی کا ایسا برتاؤ کیا جائے جس سے ان کے دل مسخر ہو جائیں۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہونے کی کوشش کیجیے۔ ان کی ہر مصیبت اور تکلیف میں ممکن ہو تو عملاً کام آیئے ورنہ کم از کم ہمدردی کا اظہار کیجیے۔ اپنے طرز عمل سے ان پر ثابت کر دیجیے کہ آپ کسی قسم کے امتیازات کے قائل نہیں ہیں۔ پڑھے لکھے اور اونچے طبقوں میں جھوٹا فخر پایا جاتا ہے، اس کا کوئی شائبہ آپ کے اندر نہ پایا جائے۔ اس کے ساتھ بہت مخلصانہ طریقے سے ان کی اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کیجیے۔ ان کے اندر جو "انسان" سو رہا ہے، جسے معاشی خستہ حالی نے، جہالت نے، سوسائٹی کی اخلاقی اور ذہنی پستی نے سلا دیا ہے، اسے جگایئے اور ان کے اندر اس انسانی عظمت کا شعور پیدا کیجیے جس کی بنیاد اسلام اور ایمان پر قائم ہو۔ پھر یہ بات بھی ان کے ذہن نشین کیجیے کہ ان کی تمام معاشی مشکلات اور ان کے ان تمام دکھوں کا جو موجودہ تمدن نے پیدا کر دیے ہیں صرف ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ زندگی کا نظام خالص اسلامی بنیادوں پر قائم ہو"۔ (روداد جماعت اسلامی، حصہ سوم، ص ۱۲۴)

اجتماع اسلام آباد سے نیا جذبہ اور نئی امنگ لے کر تحریک کے کارکن اپنے اپنے شہروں اور علاقوں میں واپس آئے ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ اب اس پیغام کو اپنے گرد و پیش بھی پوری قوت اور مستعدی کے ساتھ پھیلائیں اور رائے عامہ کو اتنا بیدار اور منظم کریں کہ باطل کی قوت پراگندہ ہو جائے، اسلام اور غیر اسلام کا ہر ملغوبہ حقارت سے رد کر دیا جائے، اسلام کی واضح اور روشن شاہراہ پر چلنے والے ان کے قائد اور رہنما ہوں اور ان کی قیادت میں اسلام کے حیات بخش اور انصاف قائم کرنے والے نظام کو سربلندی حاصل ہو: ع

تیز ترک گامزن منزل ما دور نیست